

اعلیٰ حضرت بریلوی کے ارشادات کا ہر اک  
بریلوی کے لئے ایمان افروز گلدستہ

# فتاویٰ علیہ حضرت

یہ کتاب

بریلوی حضرات کے ایمان کو تازہ مضبوط اور صحیح  
کر کے پکا بریلوی بنادیتی ہے۔

○

مرتبہ

مولانا محمد ابوالخیر صاحب قریشی الاسدی

○

ناشر

پاک ایڈمیٹیوٹس پبلیشرز

دکان ۱۷۲ جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ

کراچی



## فہرست مضامین فتاویٰ اعلیٰ حضرت بریلوی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷	شادی میں باجے گلچے نہ چکاتا۔	۴	بریلویت کی جڑ۔
۱۸	شادی میں آتش بازی اور دوسری سببیں	۹	توحید کے بارے میں عقیدہ۔
۱۸	پیر کے نام کی چوٹی	۹	شرک کیا چیز ہے؟
۱۸	مردہ کی دعوت	۹	علم غیب کے بارے میں عقیدہ۔
۱۹	پہلا، تیجہ وغیرہ	۹	آنحضرت کے لئے تمام معلومات الہیہ۔
۲۰	جس گھر میں عورت یا مرد میں سے کھانا بیچنا۔	۱۰	مسئلہ بشریت
۲۰	میت کے گھر میں صرف ایک ن کھانا۔	۱۰	نور و بشر میں عہدہ فیصلہ
۲۰	ختم فاتحہ کے وقت آگے کھانا رکھنا۔	۱۲	عروسوں میں تماشے اور کبڑیاں
۲۱	بغیر طعام کے ثواب پھینچنے کا گمان۔	۱۲	عورتوں کا عرسوں اور قبرستان میں جانا
۲۱	داڑھی پر مذاق۔	۱۳	قوالی شریف کا مسئلہ
۲۱	داڑھی چوراہہ اور داڑھی خور۔	۱۳	ناقص صوفی کا ناپ۔
۲۳	داڑھی کترنے والے امام کے بچے نماز۔	۱۵	پیروں کو عہدہ کرنا یا جھک کر سلام کرنا
۲۳	غضاب کرنا۔	۱۹	مزادات کو بوسہ دینا
۲۳	مرد کو ہندی لگانا۔	۱۹	بیختہ قبر بنانا۔
۲۴	غیر انبیاء کو علیہ السلام کہنا یا لکھنا۔	۱۹	بلند قبر بنانا۔
۲۴	ختم قرآن مجید پر آخرت لینا۔	۱۷	پیروں یا براق و دلال کی تصویر
۲۶	آخری انعام۔		گھر میں رکھنا۔
۲۷	اپیل		

## نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

از: جناب اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی



اتحاد و پردہ دکھا دو جلوہ کہ نور باری حجاب میں ہے  
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے  
انہی کی بوا، مایہ سمن ہے انہی کا جلوہ چمن چمن ہے  
انہی سے گلشن مہک رہے ہیں انہی کی رنگت گلاب میں ہے  
وہ محل میں بہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑے ہیں پھول سے  
گلاب گلشن میں دیکھے بلب، یہ دیکھو گلشن گلاب میں ہے  
کھڑے ہیں منہ بیکر سر پر نہ کوئی حجاب نہ کوئی یاور  
بتا دو آکر میرے پیہر کہ سخت مشکل جواب میں ہے  
خدا کے قہار ہے غضب پر، کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر  
بچاؤ آکر شفیع عشر، تمہارا بندہ عذاب میں ہے  
گنہ کی تاریکیاں ہیں چھائیں اُمنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں  
خدا کے نور شدید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے  
کریم اپنے کرم کا صدقہ، نسیم بے قدر کو نہ شرما  
تو اور رحمت سے حساب مانگے، رضا بھی کوئی حساب میں ہے



## بریلویت کی جرط

عہد رسالت علی صا حبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب لوگ ایک ہی عقیدہ اور ایک ہی راہ پر تھے۔ ہوائے نفاذی دین کے مقابلہ میں مغلوب اور دین بے نقاب تھا۔ عہد شیخین کے بعد اہل اسلام خصوصاً نو مسلم اقوام کے خانوادہ نبوت کی طرف طبعی رجحان اور فطری کشش نے خلافت عثمانیہ پر اعتراضات کی شکل اختیار کی۔ جس کا نتیجہ **ابن سبا** یہودی کی فتنہ انگیزی کے باعث شہادت عثمانیہ کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ خلافت حیدری کے ایام میں پوری اُمت دو فرقوں میں بٹ چکی تھی۔ ایک گروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جھنڈے تلے جمع تھا اور دوسرا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے، انہی دنوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف سب سے بڑا فتنہ، **فتنہ خوارج** بھی رونما ہوا۔

کچھ مدت کے بعد سب فتنے فرو ہو کر خلافت حیدری مستحکم ہو گئی۔ ان فتنوں کے زمانہ میں جس گروہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حمایت کی تھی ان **شیعان علی** کہتے تھے یعنی حامیان علیؑ اور یہ لوگ بالکل اہل سنت والجماعت کے عقائد رکھتے تھے۔ اور عقائد و اعمال و اخلاق میں عین طریق صواب پر استقامت پذیر تھے۔ لیکن اس طبقہ کے انقطاع پر مشاجرات صواب، استحقاق خلافت، افضلیت علیؑ اور اسی قسم کی دوسری فضول بحثیں چھڑ گئیں۔ واقعہ کر بلا نے اس میں مزید تلخی پیدا کر دی، یہی چند بحثیں ایک عیار یہودی اور ان کے رفقاء کی وسیع کاریوں اور شاطرانہ حیلہ بازیوں کے باعث اُمت مسلمہ میں ایک

نئے فرقہ (شیعہ) کے وجود پر منتج ہوئیں جو کہ آج اسلام کے مقابلہ میں اپنا ایک مستقل علم کلام، علم الاحکام اور پوری شریعت رکھتا ہے۔ الغرض اس فرقہ کی بنیاد ابتداً چند بحثیں تھیں جو ایسے غلط رخ پر پڑ گئیں جنہوں نے اسلام میں ایک نئی شریعت کو جنم دیا۔ اور حاصل یہ نکلا کہ ان بحثوں میں اُلجھنے والے آج تک صحیح اسلام کی طرف نہ لوٹ سکے۔ اور نئی شریعت کے ایجاد و اختراع نے آئندہ بھی ہمیشہ کے لئے حقیقی اسلام کی طرف ان کی واپسی کا راستہ قطعاً بند کر دیا۔ اعاذنا اللہ من ذلک۔

اقوام و ملل میں گروہ بندی فرقہ زانی کی بنیاد اصل میں صرف چند تنازعہ فیہ امور ہوتے ہیں۔ جن میں الجھاؤ کی شدت ہمیشہ جتنے بندی کی صورت میں رونما ہوتی رہتی ہے۔

شیعیت کی طرح بریلویت بھی یونہی سمجھئے کہ جیسے شیعیت کی بنیاد چند غمیر فردری بحثیں ہیں، اسی طرح بریلویت کی اصل چند بدعتیں اور فضول رسمیں تھیں جنہوں نے ہوتے ہوئے اہل سنت والجماعت کے خلاف ایک مستقل دین کی صورت اختیار کر لی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ متوصفین اور غیر محقق مشائخ میں کچھ ایسی رسمیں خاندانی طور پر موجود رہی ہیں جن کا ثبوت شریعت مقدسہ میں نہیں ملتا۔ اور ایسے ہی بعض اکابر کے کچھ ایسے سُکر یہ کلمات کا تذکرہ بھی ان کی مجال میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے جن کا ظاہر خلاف شریعت ہے، چونکہ ہمیشہ ان رسوم وغیرہ کی دین کے جادہ مستقیم علماء و اسخین اور صوفیائے محققین نے تردید کی ہے اور عوام کو ان میں گھسنے سے روکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بدعات علمیہ و اعتقاد یہ علم و تصوف کے اعلیٰ طبقوں میں کبھی بار نہ پاسکیں اور کابرین اُمت نے انہیں بنظر ستمدان کبھی نہیں دیکھا اور لے دے کر ان کے قدر دان حلقے جاہل عوام بے علم



پیروں اور طالب جاہ علماء مکہ ہی محدود رہے۔

پھر ایک عرصہ تک یہ رسوم محض رسوم ہی تھیں اور انہیں کوئی دینی حیثیت حاصل نہ تھی، تا آنکہ بریلی سے ان کی "علمی" سرپرستی کی آوازیں بڑے زور شور سے سُنی جانے لگیں، اور جلد ہی تمام رسوم و برعات کو اس بنیاد پر کہ ان کے کرنے میں کیا حرج ہے "نہ صرف جائز بلکہ مستحب اور عملی طور پر واجب تک کا درجہ دے دیا گیا۔ بس اسی مقام سے اُمت مسلمہ سے ان لوگوں کا راستہ الگ ہو گیا۔ ابتداءً یہ فرق کچھ اہم محسوس نہیں ہوتا تھا لیکن — چند ہی دنوں میں مذہبی دنیا لے دیکھا کہ اس راہ لے ان لوگوں کو اسلام اور صراطِ مستقیم سے کس قدر دُور لے جا پھینکا یہاں تک کہ اُمت مسلمہ سے ان کے عقائد الگ ہو گئے اور عبادات الگ۔ ان کی مسجدوں اور نمازوں کے علامات مجداً زمانہ نبوی اور خیر القرون سے بالکل مختلف! الحاصل ایک نیا دین اور نئی شریعت الگ وجود میں آگئی جو سابقہ احکام شریعت کے علاوہ مزید خصوصی احکام پر مشتمل تھی اور مرکز تجدید کی طرف سے یہ طے کر کے حکم دیا گیا کہ اضافہ شدہ احکام پر عمل کرنا حقیقی شریعت پر عمل پیرا ہونے سے زیادہ ضروری ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو "مجدد الملتہ" کا ارشاد گرامی۔

وہایا شریعت میں صفحہ ۹ پر احمد رضا خاں صاحب فرماتے ہیں :-  
"تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔  
اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔"

اس کے بعد یہ سلسلہ اسی مقام پر نہیں رکا، بلکہ اس میں بھی افراط و غلو ہونا شروع ہوا اتباع سنت و ایقاد شریعت کا رشتہ تو پہلے ہی کافی کمزور ہو چکا تھا اب رہا سہا اخلاص اندیشہ پریش آفرت، خوف خدا تصنع و ریاکاری جرأت علی اللہ طلب مال و جاہ کے ہنگاموں

میں گم ہو کر رہ گیا اور بریلویت کا قافلہ عقائد و احکام کے اعتبار سے اور آگے بڑھا اور سابقہ بریلویت کو تیکھے چھوڑ گیا۔ چنانچہ سابقہ بریلویت کا آئینہ آپکے سامنے پیش کیا جا رہا ہے حالیہ بریلویت سے اس کا مقابلہ کر کے آپ خود فیصلہ کر لیں کہ حالیہ بریلویت سنابقہ بریلویت سے کس قدر مختلف رنگ اختیار کر چکی ہے اور ابھی یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ بریلوی حضرات کا افراط و غلو کہاں پر پہنچ کر رکے گا۔ یا کسی مقام پر رکے گا بھی یا نہیں؟

اور دیکھئے علم غیب کے بارے میں مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا عقیدہ یہ ہے جو ایک سوال کے جواب میں احمد رضا خاں صاحب نے فرمایا: "علم آنحضرت علیہ السلام اور علم باری تعالیٰ میں برابری تو درکنار، میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے، تو اس علم کو علم الہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرہ کے کروڑوں حصہ کو سمندر سے ہے۔"

(ملفوظات احمد رضا خاں صاحب حصہ اول مطبوعہ لاہور)

مگر آج کے بریلوی و احفاد اس سلسلہ میں جس حد تک غلو میں مبتلا ہیں وہ خود ظاہر ہے اور یہ سب خرابی اس کی ہے کہ ان لوگوں نے راہِ اتباع کے بجائے راہِ ہوی اختیار کی اور بلاشبہ شرعی بہت سی بدعتوں کو یہ کہہ کر اپنے لئے گھر دیا کہ اگرچہ ان برعات کا ثبوت خیر القرون سے نہیں۔ لیکن ان کے کر لینے میں تو کوئی حرج نہیں، تو اس طرح سے جن جن رسوم کے بارے میں اُن کے خیال میں "حرج" نہ تھا۔ سب کو جائز و مستحسن اور عملاً واجب کرتے چلے گئے، اسی مرض کا نتیجہ پھر عقائد کے بارے میں ہوا اور حد و دسے متجاوز ہو گیا۔ اب واضح نصوص کی تصریحات کی بھی پردہ نہ کی گئی۔ اور نصوصِ مرکیب کے مقابلہ میں عقائد کا ایک نیا ڈھانچہ حسب پسند ضعیف و مبہم احادیث، متروک النظام یا مودود اقوال مشائخ کے اینٹ گارے سے تیار کر کے لفاظی کے چوئے سینٹ



سے خوب لیب پوچ دیا گیا۔ یہ دین اور ہوی کا حسین امتزاج تھا، جس کا عوام کی چہلت  
نے پر تپاک خیر مقدم کیا اور اس طرح سے یہ گروہ اسلام کی شاہراہ سے بہت دور جا پڑا۔  
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ سے پکھڑنے والے ان بھائیوں کو فہم سلیم  
نصیب فرما کر صحیح اسلام کی طرف لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

## گزارش

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى۔ امام احمد آج کل عوام  
میں جب کوئی مسئلہ وحق پیش کیا جاتا ہے تو عوام فوراً ہی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو کوئی  
دیوبندی دہانی معلوم ہوتا ہے۔ عوام کی نگاہ میں یہ امتیازی نہ ہی فرق یہاں تک شروع  
کر چکا ہے کہ جو کجغری کے تماشہ کو اچھا سمجھے وہ بریلوی، اور جو برا سمجھے وہ دیوبندی دہانی  
ہے۔ اس رسالہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بریلویت کیا چیز ہے؟ تاکہ جو اپنے آپ کو بریلوی  
کہتے ہیں اس پر عمل کر کے صحیح بریلوی بن سکیں اور علماء حق کو برا بھلا کہنے سے باز آجائیں۔  
اس رسالہ میں جو حوالے منقول ہیں، وہ حضرات علماء بریلوی کی مستند کتابوں سے نقل  
کئے گئے ہیں اور اکثر حوالے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی کتابوں سے نقل کئے  
گئے ہیں جو اپنی کتابوں کے بارے میں اپنی وصایا شریف میں جماعت بریلوی کو وصیت  
فرما گئے ہیں۔ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے، اس پر مضبوطی سے  
قائم رہنا ہر فرض سے ہم فرض ہے۔ (وصایا شریف ص ۱۷ مطبوعہ لاہور)

اب ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جو خود کو اعلیٰ حضرت کا معتقد کہتا ہے اور ان کو  
اپنا پیر، پیشوا، رہبر، ہادی مانتا ہے ان فتوؤں پر عمل کرے اور دوسروں کو بتائے  
ورنہ یاد رکھے کہ قیامت کے روز اعلیٰ حضرت اس کا گریبان پکڑ کر خدا سے دربار میں  
داد خواہ ہوں گے۔

مُحَمَّدًا وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## توحید کے بارے میں عقیدہ

علامہ نعیم الدین صاحب مراد آبادی بریلویت کی مستند کتاب العقائد میں لکھتے ہیں۔  
"وہ اللہ تعالیٰ" سب کا مالک ہے جو چاہے کرے اس کے حکم میں کوئی دم نہیں  
مار سکتا۔ (کتاب العقائد ص ۱) دوسری جگہ لکھتے ہیں: اس کی پکڑ نہایت سخت ہے  
جس سے اُس کے چھوڑے بنا چھوٹ نہیں سکتا۔ (کتاب العقائد ص ۱) دوسری جگہ لکھتے  
ہیں: طاعت سجدہ اُس کا حق ہے۔ اُس کو پوچھو جو وہی رب ہے (کتاب العقائد ص ۱)

**شرک کیا چیز ہے** | علامہ نعیم الدین صاحب مراد آبادی فرماتے ہیں: شرک  
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خدا یا مستحق

عبادت سمجھے اور کفر یہ ہے کہ ضروریات دین یعنی وہ امور جن کا دین مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے ہونا یقین معلوم ہے اُن میں سے کسی کا انکار کرے۔

(کتاب العقائد ص ۱ بہار شریعت ج ۱ ص ۵)

**علم غیب کے بارے میں** | علامہ حضرت احمد رضا خاں صاحب اپنی مشہور کتاب

تہذیب ایمان میں لکھتے ہیں: "اور جمیع معلومات الہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر  
علمائے خلافت ہے۔" (تہذیب ایمان ص ۲)

**آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام معلومات الہیہ کو نہیں جانتے**

حضرت علامہ احمد رضا خاں صاحب اپنی مشہور کتاب الدولۃ المکیہ میں لکھتے ہیں،

ما نالاندی انما صلی اللہ علیہ وسلم قد احاط بجميع معلومات اللہ تعالیٰ



غائہ محال نامخلوق (ترجمہ) ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف تمام معلومات الہیہ کو محیط ہے کیونکہ یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے۔ (ص ۲۵)  
اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں: وَلَا تَنْتَ بِعِطَاءِ اللَّهِ تَعَالَى اَيْضًا  
الا البعض (ترجمہ) ہم عطاء الہی سے بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع (الدولۃ المکیہ  
ص ۲۸) (یعنی علم غیب کئی حضور کو نہیں ملا اور جتنا علم ملا ہے)

**مسئلہ بشریت** کتاب بہار شریعت جو بریلویت کی مستند کتاب ہے اور علامہ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی مصدقہ ہے اس کی کتاب العقائد میں ہے: "عقیدۃ انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا عورت (بہار شریعت ص ۱۸) علامہ حضرت نعیم الدین خاں صاحب مراد آبادی اپنی کتاب العقائد میں فرماتے ہیں: "انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے (کتاب العقائد ص ۱۸) مفتی احمد یار خاں گجراتی اپنی کتاب جاء الحق ص ۱۸ میں لکھتے ہیں: محمد بشر لا کالبشر یا قوت جھولا کا لہجو

(ترجمہ) حضور علیہ السلام بشر ہیں، مام بشر نہیں، یا قوت پتھر ہے مگر مام پتھر نہیں۔

**بشر اور نور میں عمدہ فیصلہ** علامہ محمد حسن صاحب مجددی سجادہ نشین درگاہ خدو سائیں دادا، اپنی کتاب العقائد الصحیحہ

فی تردید الوہابیتہ النجدیہ میں لکھتے ہیں: "مجھے معلوم نہیں کہ یہ لوگ حضور علیہ السلام سے بشریت کی نفی کیوں کرتے ہیں۔ حالانکہ بشریت ہی آپ کی رسالت کی تصدیق اور آپ کے معجزات اور خرق عادات کی تصدیق کا سبب ہے۔ کیونکہ انسان سے جب معجزات صادر ہوں یا خرق عادات تو یہی تصدیق رسالت کا سبب بنتے ہیں، ورنہ اگر یہ سب کچھ فرشتوں سے صادر ہو، یا جن اور شیطان سے پیدا ہو تو کچھ تعجب نہ ہوگا۔ کیونکہ خرق عادات فرشتوں اور شیاطین سے ایک قسم اور عادی امر ہے۔ بلکہ معجزہ

اور خرق عادات کی حقیقت ہی انسان سے تعلق قائم کرنے کے ساتھ پیدا ہوا کرتی ہے کہ دوسرے انسان انبیاء علیہم السلام کے علاوہ ایسا کرنے سے عاجز ہوا کرتے ہیں۔ اسی بناء پر معجزہ کو خرق عادات کا نام دیا گیا ہے یعنی معجزہ وہی آدم کی روزمرہ عادات کے خلاف اور طاقت سے باہر ہوتا ہے صوفی (یا مولوی) یہ بھی کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں۔ کہ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسے لوگو! تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا نور آیا ہے اور روشن کتاب لایا ہے۔ اس لئے آپ کو بشر کہنا صحیح نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں بھی تسلیم ہے اور ہمارا بھی ایمان ہے کہ آپ نور ہیں۔ مگر نورانیت انسان اور بشری کے لئے تعریف کا سبب بنتی ہے جبکہ وہ کثافت بشری سے نکل کر اصلی نورانیت کے مجند مراتب پر ترقی کر جائے اور جب انسان کے علاوہ اگر کوئی، مثلاً فرشتہ نورانیت سے موصوف ہو جائے تو اس تعریف شمار نہ ہوگی، کیونکہ نورانیت اس میں لطافت ہوتی ہے بعد میں ماضی نہیں ہوتی۔ (اور متفقہ فیصلہ ہے کہ فرشتے نورانی مخلوق ہیں) یا جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے والقمر نوراً کہ ہم نے چاند کو نور بنایا۔ تو چاند نے کثیف مادہ سے نورانیت کی طرف ترقی نہیں کی بلکہ خدا نے اسے نور ہی پیدا کیا ہے تو اس کی نورانیت فطری ہوگی جس میں نہ کوئی تعریف نکلتی ہے اور نہ قابل قدر روح پیدا ہوتی ہے کہ خدا نے فرمایا یرہدی اللہ لنورۃ من یشاء (خدا جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے) پس ایسی بشریت جو نفسانی کدورتوں سے صاف ہو ایک بڑی تعریف اور مدح ہے اور بہت بڑا کمال ہے مجھے اپنے لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ وہ کیسے کمال کو نقص جانتے ہیں اور کس طرح مدح کو مذمت سمجھ رہے ہیں۔

کتاب العقائد الصحیحہ فی تردید الوہابیتہ النجدیہ ص ۲۸ مطبع الفقیر امرتسر  
ص ۱۳۰

علامہ موصوف نے کتنا بہترین فیصلہ کیا ہے کاش یہ علماء حضرات اس پر عمل



کر کے اختلاف کو ہوا نہ دیتے۔

**عرسوں میں تماشے کبڑیاں ناجائز ہیں** (مسئلہ) عرس ادباً کلام یعنی قرآن و فاتحہ

خوانی، و نعت خوانی و ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم (بہارِ شریعت ص ۱۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ (بالفرض) سوائے تلاوتِ قرآن اور فاتحہ خوانی وغیرہ کے دوسری سب چیزیں عرس میں حرام ہیں حضرت علامہ احمد رضا خاں نے جہاں لہو و لعب و تماشائوں، اُس جگہ جالے کو منع فرمایا ہے۔ مگر آج کل داعیوں کا حال دیکھو۔ وہاں جا کر تقریریں کرتے ہیں اور گندی نشینوں کو ایسی خرابیوں سے نہیں روکتے۔

**عورتوں کو عرسوں میں اور قبرستان میں جانا حرام ہے**

حضرت علامہ احمد رضا خاں بریلوی نے اس مسئلہ میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور ہے اس میں جو علماء عورتوں کو مزارات پر جانے کے جائز کہتے ہیں اُن کی خوب تردید کی ہے اسی کتاب میں لکھتے ہیں: "یعنی امام قاضی سے یہ پوچھ لیا جائے کہ عورتوں کا مقابر کو جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت ٹپتی ہے جب گھر سے قہر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے۔ سب طرف سے شیطان سے گھیرے ہیں۔ جب قبر تک پہنچتی ہے، میت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے۔ جب وہیں

آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔"

(جمل النور ص ۱۱۱ فتاویٰ افریقہ ص ۱۲)

**مفتی احمد یار خاں بریلوی گجراتی** لکھتے ہیں: "اس طرح عرس ہے

کہ عورتوں کا وہاں پر جائز حرام ہے۔ ناچ، رنگ حرام ہیں؟ (جاء الحق ص ۱۲) کاش یہ عوام اپنی عورتوں کو عرسوں اور قبروں سے روک دیتے اور اس طرح جو مولوی ان کو اجازت دیتے ہیں وہ خالص بریلوی بن جاتے۔

**قوالی شریف کا مسئلہ**

جو صوفی مزامیر باجوں وغیرہ کے ساتھ قوالی سنتے ہیں۔ حضرت علامہ احمد رضا خاں بریلوی اپنے فتاویٰ افریقہ، میں ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں۔ اُس جناب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں۔ اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف مجھ پر اثر نہیں ڈالتا فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور، مگر کہاں تک؟ جہنم تک؟ (فتاویٰ افریقہ ص ۱۲)

مفتی احمد یار خاں بریلوی گجراتی اپنی کتاب "جاء الحق" میں فرماتے ہیں: "قوالی جو آج کل عام طور پر مروج ہے کہ جس میں گندے مضامین کے اشعار گائے جاتے ہیں اور فاسق اور اماردوں (بے ریش لڑکوں) کا اجتماع ہوتا ہے اور محض آواز پر رقص ہوتا ہے یہ واقعی حرام ہے لیکن اگر کسی جگہ تمام شرائط سے قوالی ہو گئے والے اور سننے والے اہل ہوں تو اُس کو حرام نہیں کہہ سکتے (جس کا وجود آج کہیں نہیں ہے) (جاء الحق ص ۱۲)



## ناقص صوفی کا ناچ

علامہ شامی نے سماع کی شرائط میں لکھا ہے کہ اس کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر سننے والے کے جسم پر تلوار دی جائے تو اسے خبر نہ ہو۔

(رد المحتار ج ۵ کتاب الحرامات)

لیکن ایسے صوفی کہاں ملتے ہیں، آج کل کے صوفیوں کے بارے میں فتاویٰ برہنہ میں لکھا ہے "ناقص صوفی جب رقص کرتا ہے، شیطان اس کے پیچھے انگشت دیتا ہے جس سے وہ ادھر ادھر ناچتا اچھلتا ہے"

(فتاویٰ برہنہ)

## سجدہ تعظیمی

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی نے اس کے رد میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام "زبدۃ الزکیہ فی تحریم السجود التعظیۃ" ہے۔ اس میں علامہ موصوف نے خوب تردید کی ہے جو لوگ مرادوں اور پیروں کو سجدہ کرتے ہیں وہ اس مسئلہ کی علماء بریلوی سے تصدیق کر لیں، علامہ نعیم الدین صاحب بریلوی مراد آبادی کتاب العقائد میں لکھتے ہیں۔ آدم علیہ السلام کو فرشتوں کا سجدہ کرنا۔ یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا تھا اور سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں، اور سجدہ عبادت پہلی شریعتوں میں کبھی خدا کے سوا اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔

(کتاب العقائد ص ۵۸)

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں۔ "سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مبین و کفر مبین اور سجدہ تحیۃ حرام گناہ کبیرہ بالیقین اس کے کفر ہونے میں اختلاف علماء دین ایک جماعت فقہائے تکفیر منقول اور عند التحقيق و کفر صوفی پر محمول۔ (زبدۃ الزکیہ ص ۵۸)

## پیر کو سجدہ کرنیوالا اور کرانیوالا، اگر دونوں جائز سمجھیں کافر ہیں،

حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ جہاں عوام اپنے سرکش پیروں کو سجدہ کرتے ہیں اور اسے پائیک گاہ کہتے ہیں بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے اور گناہ کبیرہ تو بالاجماع ہے، پس اگر اسے اپنے پیر کے لئے جائز جانے تو وہ کافر ہے اور اگر اس کے پیر نے اسے سجدہ کا حکم کیا اور اسے پسند کر کے راضی ہوا تو وہ شیخ نجدی خود بھی کافر ہے اگر کبھی وہ مسلمان تھا بھی۔ (زبدۃ الزکیہ فی تحریم سجدہ التعظیۃ ص ۵۸) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ نجدی کس کو کہتے ہیں۔

## پیر کو یا کسی کو جھک کر سلام کرنا یا ملنا ناجائز ہے

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں۔ اسی حرام فرد تنی سے ہے، بزرگوں کو ملتے اور انہیں سلام کرتے یا جواب دیتے وقت انہیں سجدہ یا اُن کے لئے رکوع کرنا یا قریب رکوع تک جھکنا۔ (زبدۃ الزکیہ ص ۵۸) یہ مسئلہ بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸ میں بھی درج ہے۔



## مزارات کو بوسہ دینا، چٹنا، طواف کرنا خلافِ ادب ہے

علامہ احمد رضا خاں بریلوی علامہ قاریؒ کی عبارت نقل کر کے اپنا فیصلہ لکھتے ہیں ”عبارت ملا علی قاریؒ یہ ہے ”زیارتِ روضہ النور سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت نہ دیوارِ کریم کو ہاتھ لگائے نہ چومے نہ اس سے چمپے نہ طواف کرے، نہ زمین چومے کہ یہ سب بدعتِ قبیحہ ہیں“ (مسلك مقتط شرح ملا علی قاری ص ۲۹۳) اس کے بعد فیصلہ لکھتے ہیں ”اقوال بوسہ میں اختلاف ہے اور چھونا، چٹنا، اس کے مثل اور احوط (احتیاط کا طریقہ) منع، اور علت خلافِ ادب ہونا“ (درمۃ الزکیۃ فی ترویج سبوح التیمۃ ص ۱۲) یعنی آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ مزارات کو بوسہ دینا، چٹنا، طواف کرنا وغیرہ بہتر ہے کہ نہ کرے کیونکہ خلافِ ادب ہے۔ اب مسئلہ صاف ہے کتاب اٹھا کر دیکھ لیں۔

## پختہ قبر بنانا ناجائز ہے

علامہ احمد رضا خاں بریلوی تبیین الحقائق امام زلیخیؒ جلد اول ص ۱۴۲ سے نقل کرتے ہیں قبر کے اوپر چٹائی کرنا یا قبر پر بیٹھنا، یا اس کی طرف نماز میں منہ کرنا منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو محلِ سجدہ قرار دینے سے منع فرمایا۔ (درمۃ الزکیۃ ص ۱۵)

علامہ احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں ”بلند قبر بنانا منع ہے“ (بندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے)

(شفاء الوالہ ص ۱۵)

## پیروں کی تصویر کھنایا براق یا دلدل کی تصویر گھر میں کھنا حرام ہے

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی سے فتویٰ پوچھا گیا کہ بعض لوگ مجلسِ میدِ نبویؐ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر یا براق نبویؐ اور جبرئیل علیہ السلام کی تصویر بنا کر یا بنوا کر رکھتے ہیں۔ یا ویسے حصولِ ثواب کے لئے رکھے کیا یہ جائز ہے آپ ان کے جواب میں ”شفاء الوالہ“ میں لکھتے ہیں: ”اللہ عزوجل پناہ دے، ابلیس لعین کے مکائد سے سخت ترکیب یہ ہے کہ آدمی سے حنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ اس سکین تینوں تصویرات بنانے والے، ان کی زیارت و لمس و تقبل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا حقِ محبت بجالاتا اور حضور راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقتاً وہ اپنی حرکات باطلہ سے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے۔ اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (شفاء الوالہ ص ۱۵)

اب جو گھروں میں اماموں اور پیروں اور براقوں اور دلدل کی تصاویر رکھتے ہیں۔ ذرا اپنے انجام کو سوچ لیں۔

## شادی میں بلجے، گلجے، ناپ و گانا ہوتا اس میں جانا ناجائز ہے

مفتی احمد یار خاں بریلوی لکھتے ہیں: جس ولیمہ میں ناپ و رنگ خاص دتر خان پر ہو اس کا قبول کرنا منع ہے۔ (جاء الحق ص ۲۹)



علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں، شادی برات میں جہاں گانا  
ناچ ہو، ہرگز ہرگز اپنی لڑکیوں کو نہ جانے دو۔ اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں  
ہو۔ کیونکہ گانا سخت سنگین جادو ہے۔ ان نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بھی  
بہت ہے۔ (شفاء الوالد ص ۹)

## شادی میں آتش بازی وغیرہ رسومات ناجائز ہیں

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں "شادی میں آتش بازی  
اور اعلان کے لئے بندوق چھوڑنا ناجائز ہے۔" (ہدی اس ص ۱۵)  
بہار شریعت میں لکھا ہے: "ولیمہ کی دعوت زیادہ سے زیادہ دوروں تک ہے  
اس کے بعد شادی اور ولیمہ ختم۔ ہندوستان میں شادیوں کا سلسلہ کئی دن تک  
قائم رہتا ہے۔ سنت سے آگے بڑھنا یاد سمجھ ہے۔ اس سے بچنا ضروری  
ہے۔ (بہار شریعت ص ۱۶)

## پیر کے نام کی چوٹی رکھنا ناجائز ہے،

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اپنے فتاویٰ افریقہ میں لکھتے ہیں۔  
"اگر وہ مقصود جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کہ بچے کے سر پر بعض اولیا  
کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں۔ اس میعاد تک کتنے  
ہی بار بچے کا سر منڈے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہیں۔ پھر میعاد گزار کر مزار پر لے جا کر  
بال اتارتی ہیں تو یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے۔" (فتاویٰ افریقہ ص ۱۴)  
علامہ احمد رضا خاں بریلوی  
مردہ کی دعوت حرام ہے

فتویٰ لیا گیا کہ اکثر بلاد میں رسم ہے کہ میت

کے روز وفات سے اس کے اعزہ و اقارب و احباب کی عورتیں اس کے یہاں  
جمع ہوتی ہیں اس اہتمام کے ساتھ جو شادیوں میں کیا جاتا ہے۔ پھر کچھ دوسرے  
تیسرے دن واپس آتی ہیں۔ بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں۔ اس قدر اقامت  
میں عورات کے کھانے پینے، چھالیاں، پان کا اہتمام اہل بیت کرتے ہیں جس کے  
باعث ایک طرف کثیر کے زیر بار ہوتے ہیں اگر اُس وقت اُن کا ہاتھ خالی ہو تو  
اس ضرورت سے قرض لیتے ہیں، یوں نہ ملے تو سودی نکلا دیتے ہیں، اگر نہ کریں  
تو ملعون و بدنام ہوتے ہیں، یہ شرعاً جائز ہے یا کیا؟

الجواب: علامہ احمد رضا خاں بریلوی جواب میں لکھتے ہیں: "سبحان اللہ  
اے مسلمان! یہ پوچھتا ہے کہ جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے کتنے  
قیح اور شدید گناہوں، سخت شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔" (رسالہ جلی الصوت ص ۱۵)  
اس کے بعد آپ نے ایک مستقل رسالہ لکھ کر ہر ایک کی تردید کی ہے۔ (رسالہ جلی الصوت  
دیکھ لیں)۔

## میت کے گھر پہلے تیسرے ہفتہ کو طعام پکایا جانا ناجائز ہے

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اپنی کتاب جلی الصوت میں  
لکھتے ہیں: "یعنی میت کے پہلے یا تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کئے  
جاتے ہیں سب مکروہ ممنوع ہیں۔" علامہ شامی رد المحتار میں فرماتے ہیں: "یہ سب  
ناموسی اور دکھا دے کے کام ہیں ان سے احتراز کیا جائے (جلی الصوت ص ۱۵) کی  
کتاب میں لکھتے ہیں: "اس دعوت کا کھانا بھی منع ہے۔" (جلی الصوت ص ۱۵) اسی کتاب  
میں لکھتے ہیں: "غالباً ورثہ میں کوئی یتیم اور بچہ نابالغ ہو تب ہی یا بعض ورثاء موجود  
نہیں ہوتے نہ اُن سے اُس کا اذن لیا جاتا ہے، جب تو امر سخت حرام شدید پر  
لحہ اجازت



بغیر طعام کے ثواب نہ پہنچنے کا گمان غلط ہے

جس میت پر عورتیں روئیں بیٹیں اُسکے گھر کھانا بھیجنانا جائز ہے

دارھی پر مذاق | اسٹلر بعض دارھی منڈے یہاں تک بے باک ہوتے ہیں کہ وہ دارھی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ شریعت کے مطابق دارھی رکھنے پر پھبتیاں کہتے ہیں۔ دارھی منڈوانا حرام تھا۔ گناہ تھا۔ مگر یہ سوچو تمہارے کس چیز کا مذاق اڑیا کہیں کی توہین و تذلیل کی۔ اسلام کی ہر بات اٹل ہے اور اس کے تمام رسوم و فروع مضبوط ہیں۔ ان میں کسی بات کو بُرا نہ اسدا کو عیب لگانا ہے تم خود سوچو جو کچھ اس کا نتیجہ ہے وہ تم پر واضح ہو جائے گا کسی سے کو پھنے کی ضرورت نہ پیشے گی۔ (سہارن پٹ ۱۹۷۱ء ص ۱۶)

میت کے گھر صرف ایک دن کھانا بھیجنا جائز ہے

داڑھی چور اور داڑھی خور پر اعلیٰ حضرت کے فتوے

۱۔ اٹھی چور، وہ جو اپنی دڑھی کو تیری حد سے چھوٹی کرے اور دائرہ میں خورہ  
جو ساری اڑھی کھ جائے، نام دشت بھی باقی نہ رکھے۔ حضرت احمد رضا خان صاحب  
میں سے، دونوں برفروغے لگائے ہیں، اور دائرہ میں کے بارے میں بک

نختم فاتحہ کے وقت آگے طعام رکھنا بیکار ہے۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اپنی کتاب الحجۃ الفاتحہ میں لکھتے ہیں اور وقت فاتحہ کھانے کا قاری تھے کے پیش نظر ہونا اگرچہ بے کار بات ہے مگر اس کے سبب سے وصولِ ثواب یا جوازِ فاتحہ میں کچھ خلل نہیں۔ (الحجۃ الفاتحہ ص ۱۷۷)

علم ہی نیک کام ہے کہ کھانا ہے فاقہ پرچھو دے کے سامنے ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ



منتقل کتاب لکھی ہے جس کا نام لعنة الضعیفی فی اعداد اللہی ہے اس میں اللہ و آیات ۲۷ حدیثیں ساتھ ارشادات علماء اکابر سے دڑھی منڈا دے دے و چوٹی کر مے کی تردید کی ہے۔ آپ نے اس کتاب میں اس منہ دس کی ایک جہاں لکھی ہے کہ دائرہ منڈا دے کیسے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

(۱) دائرہ منڈا دے، کہ تو نے والے، شد و رسوں کے نافرمان ہیں جلالت و عتی اللہ علیہ وسلم (۲) شیطان لعین کے حکم میں (۳) سخت احمق ہیں۔ اللہ سے بیزار ہے (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں (۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھے سے کراہت آتی ہے (۷) (۸) مصرانی وضع ہیں۔ (۹) محوس کے پر وہیں (۱۰) ہندوؤں کی صورت مسٹر کی کیا سیرت ہیں (۱۱) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گردہ سے ہیں (۱۲) انہیں اپنے ہم صورتوں یہود و نصاریٰ و مجوس و ہنود کے گردہ سے ہیں (۱۳) بے شہرہ ہیں۔ شہرہ کرنے کے قابل ہیں (۱۴) متدین فطرت خیز صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت ہیں۔ خدا تعالیٰ کے عہد شکن ہیں (۱۵) دس و خور ہیں (۱۶) گھوڑے قابل نفرت ہیں (۱۷) مردودا شہادت ہیں (۱۸) یورے اسلام میں دھن۔ بچے (۱۹) ہلاکت میں ہیں۔ مستحق بربادی ہیں (۲۰) دس میں بے ہرہ اور خرب ہیں (۲۱) میں (۲۲) عذاب پہلی کے منتظر ہیں (۲۳) اللہ عز و جل کے تحت دشمن و معصوب ہیں (۲۴) صبح ہیں تو شد کے غضب میں اتمام میں تو شد کے غضب میں رہا ہے (۲۵) کے دن کی صورتیں بگاڑی جائیں گی (۲۶) اللہ و رسوں کے ملعون ہیں (دنیہ و آخرت میں ملعون ہیں) اللہ و ملائکہ و بشر جب کی اُن پر لعنت ہے۔

سے سز کے لائق ہے اللہ کی عذاب و عورت کو بگاڑنے والا ہے ۱۲

فتنوں نے اُن کے لعنتی ہونے پر آمین کہی (۲۸) اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہ ڈالے گا (۲۹) وہ بہشت میں نہ جائیں گے (۳۰) اللہ عز و جل انہیں جہنم میں ڈالے گا۔ والعیاذ باللہ (معاذ اللہ عنی اعداء اللہی ص ۱۲)

اب جو ایسے لوگوں سے میلاد میں نعیں کہلاتے، ورسلام پڑھواتے ہیں۔ اس گاہ کا اندازہ لگالیں اور جو لوگ ایسوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی مقبولیت خود سوچیں۔

جس حافیظ یا مولوی کی شرعی حد سے دائرہ منڈا دے چھوٹی ہو

اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے

علامہ احمد سعید کاظمی مہتمم مدرسہ انوار العلوم ملتان کا فتویٰ مدد موصوف فتوے کے جواب میں لکھتے ہیں۔ صورت مسئلہ میں حد شریعہ سے کم دڑھی رکھنے والے حافیظ کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اس لئے۔ دڑھی منڈا دے۔ حد شرعی کتر و اسنے دائرہ فاسق معین ہے اور اس معین کا اہم نما، ورس کی مقدار میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور جب الامایہ (پھر پڑھنا) ضروری ہے۔ "منقول از فتویٰ مسلمانوں کے لئے قابل توجہ" مطبوعہ ملتان۔

تک کل اکثر لوگ اور بعض مولوی دڑھی خضاب سے یہ دوسری، دویہ اور بہت سی باتیں سیدہ کرتے ہیں یہ بالکل ناجائز ہے۔ علامہ حضرت احمد رضا دارالعلوم سے لے کر آج تک ایک مستحق کتاب لکھی ہے جس کا نام حاکم العیب ہے یہ تصویب الشیخ سے، بل علم اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں۔

ہر کو با تھ پائوں میں ہندی لگا، ناجائز ہے بہار شریعت میں لکھا ہے



لوگوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہیں، جس نے پہنا دیا گنہگار ہوگا، اسی طرح ان کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت (یعنی مرض کی وجہ سے) ہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے۔ مگر اس کے کوٹھنے کی تو گنہگار ہوگی۔ (بہار شریعت ص ۱۶۵)

## انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کو علیہ السلام نہ لکھے اور نہ کہے

بہار شریعت میں لکھا ہے (مسئلہ کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا یا انبیاء علیہ السلام اور ملائکہ کے ساتھ خاص ہے مثلاً موسیٰ علیہ السلام، جبریل علیہ السلام نبی اور فرشتہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ لیں کہنا چاہئے۔ (بہار شریعت ص ۱۶۵)

## ختم قرآن پر اجرت لینا، اسکی تحقیق

آج کل مولویوں نے پیشہ بنالیا ہے کہ ختموں پر قمیص اور مٹھائیاں وصول کرتے ہیں ان کی تردید کی مکمل بحث سینے۔ بہار شریعت جس پر علامہ احمد رضا خاں بریلوی کی تصدیق ثبت ہے اس میں لکھا ہے ”ریاکی طرح اجرت کے قرآن مجید کی تلاوت میں کسی میت کے لئے بغیر ایصال ثواب کچھ لے کر تلاوت کرتا ہے کہ یہاں اخلاص کہاں؟ بلکہ تلاوت سے مفصود وہ پیسے ہیں کہ وہ نہیں مانتے تو پڑھتا بھی نہیں۔ اس پڑھنے میں کوئی ثواب نہیں، پھر میت کے لئے ایصال ثواب کا نام لینا غلط ہے کہ جب ثواب ہی نہ ملتا تو پہنچانے لگایں؟ اس صورت میں نہ پڑھنے والے کو ثواب نہ میت کو۔ بلکہ اجرت دینے والا اور لینے والوں گنہگار۔ (المختار، بہار اگر اخلاص کے ساتھ کسی نے تلاوت کی تو اس پر ثواب بھی ہے اور اس کے ایصال

بھی ہو سکتا ہے اور میت کو اس سے نفع بھی پہنچے گا۔ بعض مرتبہ پڑھنے والے کو پیسے نہیں دیئے جاتے مگر ختم کے بعد مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔ اگر اس مٹھائی کی خاطر تلاوت کی ہے تو یہ بھی ایک قسم کی اجرت ہے، کہ جب ایک چیز مشہور ہو جاتی ہے تو اس سے بھی مشروطی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا بھی وہی حکم ہے جو کہ جو چکا ہاں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مٹھائی نہیں ملتی جب بھی میں پڑھتا تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے اور اس بات کا خور وہ اپنے ہی دل سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ میرا پڑھنا مٹھائی کے لئے ہے یا اللہ عزوجل کے لئے۔ پنج آیت پڑھنے والا اپنا دوسرا حق لیتا ہے۔ لہذا بظاہر اخلاص نظر نہیں آتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میلاد خواں، روز عرفہ بھی دو حصے جیتے ہیں جبکہ وعظ میں مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔ اس سے غلام ہی ہوتا ہے کہ ایک حصہ اپنے پڑھنے اور تقریر کرنے کا لیتے ہیں۔ وہی حصہ یہ بھی جیتے ہوئے مگر طور پر تقسیم ہوتا ہے تو بہت خوب ہوتا کہ ذرہ سی مٹھائی کے بہت بڑے عظیم سے ضائع ہونے کا مشاہدہ ہوتا بعض جگہ خصوصیت کے ساتھ ان کی دعوتیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کو اسی حیثیت سے کھانا کھدایا جاتا ہے کہ یہ پڑھیں گے یا ان کو یہ گئے۔ یہ مخصوص دعوت بھی اسی حد میں آتی ہے۔ ان اگر دروگوں کی موت بھی ہو تو یہ نہیں کہ جاتا ہے کہ وعظ و تقریر کا مال ہے۔ اسی قسم کی بہت سی صورتیں ہیں جن کی تفصیل کی جہاں سردیت میں یہ خاصہ مذکور ہے اور عقید شریعت سے ہونی و دانی ہے وہ خود اپنے صاحب اللہ کر سکتا ہے کہ کہاں اس کی اجرت ہے اور کہاں نہیں۔ (بہار شریعت ص ۱۶۵)



## آخری التماس

عوام و خواص حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ ان سائیں میں اچھی طرح فکر کریں اور عمل کریں اور کوشش کریں کہ یہ مذہبی اختلافات ختم ہو جائیں دیوبندی اور بریلوی دونوں بل کر خدمت اسلام کریں تاکہ غیر مذاہب مرزائی و شیعہ طاقت نہ پکڑیں۔ ہمارے اس اختلاف سے دوسرے مذاہب ترقی کرتے جاتے ہیں۔ آپس کے ان معمولی اختلافات کو ختم کر دیں۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کی کتابوں کو تہ تبر سے دیکھیں اور دل میں غصہ کریں کہ مسلمان کو کافر کہنا کتنی بُری بات ہے اور آئندہ اس کے کیا نتائج نکلیں گے کتابوں کے حوالے مستند کتابوں سے ہیں۔ بندے نے یہ اس لئے لکھا ہے تاکہ اتحاد پیدا ہو جائے اور لڑائی جھگڑے کسی طرح مٹ جائیں ہدایت کا دار و مدار ان تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

فقط :-

محمد ابو الخشب قریشی

## اخلاقی زوال کا عبرتناک منظر

اخلاقی زوال بڑھتے بڑھتے اس حد کو پہنچ گیا کہ اب انسان کی انسانیت کی تہ سے تفریق ہوتی ہے بلکہ مذاق اتنا بگڑ گیا ہے کہ انسانیت جتنی پست سطح پر آئی ہے اتنی ہی آسودگی اور تفریح ہوتی ہے یہ فلم اور کچلر، یہ ناول اور فاسٹ۔ عربی تصویریں اور فحش گانے کیوں آپ کی تفریح کا سامان ہیں؟ کیا ان میں انسانیت و ذلیل شکل میں نہیں دکھلایا جاتا؟ کیا یہ آدم کے بیٹوں اور خواتین کو جو آپ کے بھائی و بہنیں ہیں ایسی شکل میں نہیں پیش کرتیں جو انسانیت کے لئے باعث ننگ و رنج ہیں؟ کیا آپ کو ان تصویروں اور کھیلوں، ان فلموں اور ناولوں میں انسانیت کی دس اور رسوائی نظر نہیں آتی۔ پھر آپ کی طبیعت میں یوں اشتداد اور غلبہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ ان کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں؟ ایک انسان اپنے جسم کو خرید کر بیچتا ہے، مواد ہوتا ہے کا شکار بن جاتا ہے اپنی عزت اور ضمیر کو فروخت کر دیتا ہے اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کا تمسک دیکھتے ہیں اور تفریح و حاصل کر سکتے ہیں اخلاقی گراؤ اور بے حسیت کس سے زیادہ عبرت ناک مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ بد اخلاقیوں، گناہوں اور تعیشات کا رجحان، بیمار دل اور وباؤں سے کہیں زیادہ خطرناک ہے، کسی ایک نژاد قوم کا نام بتل دیجئے جس کے متعلق یہ نہیں ہو درج ہو کہ وہ دہری کی پوسی قوم فلاں بیابانی یا وہ کسی نژاد ہو کہ کھل نہ ہو گئی ہو لیکن یہ آپ کو یہی سببوں تو ہوں گا، نام بتلا سکتا ہوں جو بد اخلاقیوں کا شکار ہو کر صورتِ ہستی سے مٹ گئیں۔

بہر حال قوم۔ شیعین انہ تہیت تمھارا اپنا امت مسلمہ اور محبتانہ رسول



سب کی خدمت میں اتنا سہ ہے کہ ذرا ٹھنڈے دل سے قوم کی تباہی، انسانیت کی بربادی، اہل اسلام کی اخلاقی گراوٹ اور دین سے دُوری پر غور کریں۔  
 قوم کو راہِ راست پر لانے کے لئے خود کوشش کریں، یا کم از کم ایسی کوششیں کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مابہ النزاع، فروعی مسائل کی چھیڑ چھاڑ کو ہوا دینا بند فرمادیں تاکہ قوم میں یکجہتی اور ہم آہنگی پیدا ہو۔  
 فرائض یسن۔ واجبات مستحبات کی دایگی۔ اکل حرام۔ مکروہات و منکرات سے اجتناب کریں۔

حسب حیثیت مالی و جانی قربانی کے لئے خود تیار رہنا اور دوسروں کو بھی ایسا راہِ قربانی کی ترغیب دیتے رہنا دلت کا اہم تہا ہے۔  
 آج امتِ مسلمہ کی اکثریت ن الدی جمہ مالاً و وعدہ کو مقصد زندگی قرار دیئے ہوئے ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کا حقیقی مقصد زندگی، آخرت دان زندگی کو سامنے رکھ کر اللہ اور اُس کے رسول کے احکام کی پیروی کرنا اور دوسروں کو ان احکام کی تبلیغ اور وصیت کرنا اور اس کی آسان، سہل صورت یہ ہے کہ ہل فیہ اور ہر مسلمان ہی کتابیں خرید کر عوام تک مفت پہنچائیں اور اس طرح اساعت دین کے فریضہ سے سبکدوش ہو کر اپنے لئے دارین کی کاسبانی حاصل فرمائیں ہم ایسے حضرات کو اور دینی اداروں اور مساجد و مدارس و اپنی کنبوں پر معقول رعایت دیتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

## چند علمی تحقیقی اور معیاری کتب

۲۱/-	حیات النبیؐ	میاں محمد سعید
۲۳/-	نور البصر فی سیرۃ خیر البشر	مولانا حفص الرحمن سیوہاری
۹/-	تعلیم الاسلام ۳ حصے	مفتی کفایت اللہ دہلوی
۱۸/-	تاریخ میلاد	مولانا عبد الشکور مرزا پوری
۱۵/-	معیار العلماء	اکبر شاہ خاں نجیب آبادی
۵۰/-	تاریخ اسلام ۳ حصے	شاہ معین الدین احمد ندوی
۲۵/-	یہودیت صحیحیت	ڈاکٹر احسان الحق رانا
۴۰/-	مقالات احسانی	مولانا مناظر احسن گیلانی
۲۰/-	احام ابو حنیفہ اور ان کے ناقدین	مولانا حبیب الرحمن شروانی
۳۸/-	تلبیس ابلیس (اردو)	علامہ ابن جوزی
۲۸/-	احام ابن ماجہ اور علم حدیث	مولانا عبد الرشید نعمانی
۱۲/-	آبِ حیات	مولانا محمد زکریا
۱۳/-	الاتقان فی علوم القرآن (اردو)	جلال الدین سیوطی
۱۴/-	موطا امام مالک (اردو ترجمہ) جلد ۲	علامہ وحید الزماں
۱۲/-	تاریخ رسول کھنڈ و تاریخ بریلی	مولانا عبد العزیز خاں بریلی
۲۰/-	غالب اور عصر غالب	ڈاکٹر محمد ایوب قادری
۶/-	غزوات نبویؐ	شیر احمد صدیقی
۲۵/-	مائیل قرآن سائنس	میر محمد شاہ الحق صدیقی

پاک اکیڈمی بک سیلرز پبلشرز

دکان نمبر ۲۲ جامع مسجد باب الاسلام، آرام باغ، کراچی



# اکابر قوم

بچہ

مسلمانوں کے عاملوں امیروں اور فقیروں کے پوست کنڈہ حالات

مُصَنَّف

اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

نشر کردہ

پاک اکیڈمی بک سیلرز

دوکان نمبر ۲ جامع مسجد باب الاسلام، آرام باغ کراچی

جدار طالب فرما بیگ

ذیو طبع